حضور انور ایدہ اللہ کا گیزن (Giessen) میں مسجد بیت الصمد (گیزن) کے افتتاحی تقریب سے قبل پریس کانفرنس

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے اس تقریب کی کوریج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ایک علیحدہ کمرے میں ایک پریس کانفرنس کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کمرہ میں تشریف لے آئے۔

اس پریس کانفرنس میں جرمنی کے ایک نیشنل TV چینل Drehscheibe ZDF اور دو اخبارات Gießener Anzeiger اور Gießener Allgemeine کے نمائندگان اور جرنلسٹ موجود تھے۔

☆... جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ **جرمن کمیونٹی آپ کے لیے کتنی اہم ہے؟**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ تمام احمدی چاہے وہ افریقہ کے دُور افتادہ مقامات میں رہتے ہوں، جرمنی میں یا جنوبی امریکہ، مشرق بعید، یورپ، آسٹریلیا یا شمالی امریکہ میں رہتے ہوں وہ سب میرے لیے اہم ہیں، کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس زمانے کے مصلح کو مانا ہے، جس کے بارہ میں پیغمبر اسلام آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک شخص آئے گا جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کا احیاء کرے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب وہ آجائے اور دعوی کرے تو اسے تسلیم کرنا۔ تو جو اُن پر ایمان لائے ہیں وہ سب میرے لیے اہم ہیں، چاہے وہ جرمن ہوں، افریقن ہوں، ایشین ہوں یا جہاں سے بھی ہوں۔

☆... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ: **یورپ میں مسلمان دنیا کے خلاف بڑھتی ہوئی نفرت کو آپ کیسے دیکھتے ہیں۔**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ جو بڑھتی ہوئی نفرت ہے افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں اس کی وجہ بعض مسلمانوں کے برے اعمال ہیں یا بعض شدت پسندوں اور تخریب کاروں کے اسلام کے نام پر کئے گئے عمل ہیں۔ ظاہر ہے جب آپ کوئی ظلم وزیادتی کریں گے تو لوگ آپ کے خلاف آواز اٹھائیں گے، چاہے آپ مسلمان ہوں یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ مَیں نہایت افسوس سے کہوں گا کہ کچھ مسلمان گروہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ یہ اعمال اسلام کے نام پر کر رہے ہیں، کیونکہ ان کے خیال میں یہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ اس لیے غیر مسلم جو یورپ میں آباد ہیں ان کا ردّعمل ایسا ہی ہے جیسا کہ نارمل ہونا چاہیے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم کے آئینہ دار نہیں ہیں۔ یہ لوگ اسلام کے سچے نمائندے نہیں ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی یہ پیشگوئی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو اسلام کی سچی تعلیمات کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ہم احمدی ان حقیقی تعلیمات سے دنیا کو روشناس کروانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

☆... جرنلسٹ نے سوال کیا: **بہت سے ایسے مسلمان ہیں جو آپ سے متفق نہیں ہیں۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہی تو میں نے کہا ہے کہ وہ ہم سے اتفاق نہیں کرتے لیکن پیغمبر اسلام آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی تھی کہ مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی حقیقی تعلیم بھول جائے گی اور وہ اسلام کی مقدس کتاب، قرآن مجید کی غلط تشریحات کریں گے۔ تب ایک سچا مصلح پیدا ہوگا جو اسلام کی سچی تعلیم کا احیاء کرے گا۔ اگرچہ ان کی اکثریت ہم سے اتفاق نہیں کرتی پھر بھی کافی تعداد میں مسلمان ہر سال ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

آج سے تقریباً 127 سال قبل صرف ایک شخص تھا جو قادیان کی دُور افتادہ بستی میں تھا، جس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ وہی مصلح ہے جس کے بارہ میں پیغمبر اسلام ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی اور وہ ایک شخص آج 20، 30 ملین میں بدل چکا ہے اور یہ کمیونٹی اب دنیا کے ہر مقام پر ہے۔ وہ لوگ جو ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں ان میں سے اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ انہیں جب یہ احساس ہوتا ہے کہ جو ہم کہتے ہیں وہی قرآن مجید کی حقیقی تشریح ہے اور وہی جو پیغمبر اسلام کی سنت کے مطابق ہے تو وہ ہمیں مان لیتے ہیں اور ہمارے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ایک دن وہ سب یا ان کی اکثریت ضرور سمجھ جائے گی اور ہمارے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ اس عمل میں وقت لگے گا۔ مذہبی جماعتیں ہمیشہ وقت لیتی ہیں۔ کیا عیسائیت ایک دن میں پھیل گئی تھی؟ نہیں۔ بلکہ تین سو سال سے زائد عرصہ لگا جب لوگ عیسائیت کے بارہ میں جاننے لگے تھے۔ بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ تین سو سال پورے نہیں ہوں گے کہ لوگوں کی اکثریت اسلام کی حقیقی تعلیم کو تسلیم کر لے گی جو کہ احمدیت ہے۔

☆... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس صورت حال میں یورپی سیاست دانوں اور معاشرہ کو شدت پسندی کے خلاف کیا کرنا چاہیے۔ ہمیں کیا کرنا چاہیے جو مسلمانوں کی شدت پسندی کے خلاف ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا:** ہم خود اس شدت پسندی کے خلاف ہیں۔ سیاست دان ہونے کے ناطے آپ کو دنیا کو صحیح پیغام پہنچانا چاہیے جیسا کہ احمدیہ کمیونٹی پہنچا رہی ہے۔ اگر کبھی تخریب کاروں کی طرف سے ظلم وزیادتی کی جائے جس سے ظاہر ہے لوگ متاثر ہوتے ہیں، مثلاً خود کش حملہ، یا فائرنگ یا گاڑی لوگوں پر چڑھا دی جاتی ہے تو ایسا واقعہ پریس اور میڈیا میں ایک بڑی خبر بن جاتا ہے، لیکن دوسری طرف ہزاروں لاکھوں لوگ پُرامن اسلام جو کہ احمدیت ہے کو قبول کرتے ہیں لیکن آپ اس کی کوئی خبر نہیں دیتے۔ اگر آپ لوگوں کو یہ بتاتے ہیں کہ اگرچہ کچھ لوگ ہیں جو اسلام کے نام پر برے کام کر رہے ہیں تو ایسے لوگ بھی ہیں جو اچھے کام کر رہے ہیں جو اسلام کے نام پر امن، پیار اور بھائی چارہ کا پیغام پھیلا رہے ہیں، اس لیے ایسے لوگوں کو بھی دیکھنا چاہیے۔ اگر آپ دونوں اطراف کی حقیقی تصویر پیش کریں گے تو پھر لوگ اسلام کی ایک تصویر ہی نہیں دیکھیں گے بلکہ یہ بھی دیکھیں گے کہ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو اسلام کے حقیقی علمبردار ہیں۔

☆... **جرنلسٹ نے سوال کیا: ایک اور مسئلہ ہے کہ آپ integration کے حق میں ہیں تو کیا آپ لوگ جو مرد اور عورت کو الگ الگ رکھتے ہیں تو کیا اس طرح آپ integration کے حق میں ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا:** کیا یہی ایک مسئلہ ہے جو حقیقی integration کے لیے ضروری ہے؟ نہیں۔ صرف یہ ایک مسئلہ نہیں ہے۔ میرے نزدیک integration یہ ہے کہ آپ اپنے ملک سے پیار کریں، قانون کی پابندی کریں، اپنی تمام استعدادوں سے ملک کی بہتری کے لیے کام کریں، تو یہ صحیح integration ہے۔ اگر آپ کسی اور ملک سے آئے ہیں اور آپ نے اس نئے ملک میں Nationality لی تو پھر آپ کو اس ملک اور قوم کے ساتھ دیانتداری سے وفا کرنا ہوگی۔ یہ ہے ایک بات۔ اور دوسری بات یہ کہ جب آپ مرد اور عورت الگ الگ دیکھتے ہیں تو یہ ایک مذہبی معاملہ ہے اور مذہبی تعلیم کی وجہ سے ایسا ہے۔ اس کے باوجود ہماری ڈاکٹرز ہسپتالوں میں میل ڈاکٹرز کے ساتھ کام کر رہی ہیں، نرسز، میل نرسز کے ساتھ کام کر رہی ہیں، وہ مرد اور عورت مریضوں کا برابری سے علاج معالجہ کر رہی ہیں یا کر رہے ہیں، جو سائنسدان ہیں وہ لیبارٹریز میں مرد اور عورت دونوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ جہاں کہیں بھی مرد اور عورت کے آپس میں مل کر کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم کرتے ہیں، اور جب ہم عبادت کرتے ہیں تو پھر مرد عورت کی یہ تمیز ہوتی ہے تو اس کے پیچھے بھی حکمت ہے، اگر میں وہ بیان کروں تو کافی دیر ہو جائے گی اور بعض لوگ میرا انتظار کر رہے ہیں، یہ ایک لمبا مضمون ہے، لیکن ہم بہت اچھی طرح integrated ہیں۔ Integration کا ہرگز صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم مذہبی تعلیمات کو چھوڑ دیں جو یہ ہیں کہ ہم مناسب لباس پہنیں اور اپنے سروں کو ڈھانپ کر رکھیں تا کہ مردوں کے لیے کشش کا باعث نہ بنیں اور بری نظروں سے بچ سکیں، تو یہ وجوہات ہیں ورنہ جہاں اکٹھے مل کر کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ہم مل کر کام کرتے ہیں۔ ہماری عورتیں باہر بازار وغیرہ جاتی ہیں، کیا وہ نہیں جاتیں؟ یہاں بہت سی احمدی مسلم خواتین ہیں جنہیں مَیں جانتا ہوں وہ (شاپنگ) سٹورز پر کام کرتی ہیں۔ ان میں بعض اپنے کاروبار بھی چلا رہی ہیں۔ تو پھر integration کا اور کیا مطلب ہے؟

☆... **جرنلسٹ نے کہا کہ (سماجی اور معاشرتی) اقدار میں شرکت کرنا!**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم اقدار میں شریک ہوتے ہیں۔ اقدار کیا ہیں؟ اگر آپ کہتی ہیں کہ کلب جانا، شراب پینا ہی وہ چیز ہے جس سے آپ integrate ہو سکتے ہیں تو یہ غلط بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور بھی بہت سی اقدار ہیں۔ ہمارے بعض مذہبی فرائض بھی ہیں اور ان مذہبی فرائض کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی تمام استعدادیں ملک کی بہتری کے لیے استعمال کرنی چاہئیں اور میرے نزدیک یہی صحیح integration ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں آپ نے اتنے سوال کر لیے ہیں کہ اس میں باقی لوگوں نے جو سوال پوچھنے تھے وہ بھی آگئے ہوں گے اور اگر ابھی بھی ان کے کچھ تحفظات یا سوال ہوں اور وہ نہیں پوچھ سکے تو یہ آپ کی وجہ سے ہوگا میری وجہ سے نہیں ہوگا۔